احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 18 جولائی 2013ء 8 رمضان 1434 ہجری 18 وفا 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 163

روزہ کا کوئی بدل نہیں

حضرت ابوامامہؓ الباھلی نے متعدد غزوات میں رسول اللہ ﷺ سے شہادت کی دعا کی درخواست کی مگر آپؐ نے سلامتی کی دعا کی۔ ایک غزوہ سے واپسی پر انہوں نے عرض کی کہ مجھے ایسا عمل بتائیں جس سے خدا مجھے نفع دے تو آپ نے فرمایا روزے رکھا کرو کیونکہ اس کا کوئی بدل نہیں۔

چنانچہ ابوامامہ اور ان کی بیوی اور ان کا خادم روزوں کا خاص اہتمام کرتے تھے حتیٰ کہ روزہ ان کے گھر کی امتیازی علامت بن گئی اور اگر کسی دن ان کے گھر میں آگ یا دھواں نظر آتا تو لوگ سمجھ لیتے کہ ان کے ہاں کوئی مہمان آیا ہوا ہے۔ جس کے لئے گھر میں کھانا پک رہا ہے۔

انہوں نے اپنے طریق کار سے رسول کریم ﷺ کو اطلاع دی تو آپ نے انہیں مزید خوشخبریاں دیں۔

(مسند احمد حدیث نمبر 21171)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 31 اکتوبر 2003ء میں حضرت مسیح موعود کے حوالے سے فرماتے ہیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: (۔) یعنی قرآن میں تین صفتیں ہیں۔ اول یہ کہ جو علوم دین لوگوں کو معلوم نہیں رہے تھے ان کی طرف ہدایت فرماتا ہے۔ دوسرے جن علوم میں پہلے کچھ اجمال چلا آتا تھا ان کی تفصیل بیان کرتا ہے۔ تیسرے جن امور میں اختلاف اور تنازعہ پیدا ہو گیا تھا ان میں قول فیصل بیان کر کے حق اور باطل میں فرق ظاہر کرتا ہے۔ (تفسیر حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ 648)

تو اس سے یہ ظاہر ہو گیا کہ یہ تین باتیں جو بیان کی گئی ہیں کیونکہ شریعت اب کامل ہوئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر، پہلے لوگوں پر صرف اس علاقے یا وقت کے لحاظ سے احکامات دئے گئے تھے، تمام علوم دین نہیں بتائے گئے تھے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ کامل کتاب اتاری گئی ہے اور تمام قسم کی ہدایت جس کی انسان کو ضرورت پڑ سکتی ہے اس میں بیان کر دی گئی ہے۔ پھر ایسے تمام احکامات جو پہلے واضح نہ تھے، پہلے انبیاء کی تعلیم میں معین نہ ہوئے تھے یا ایسے علوم جن کا معین طور پر انسان کو علم نہ تھا اس کو بھی تفصیل سے بیان کر دیا۔ پھر ساتھ ہی یہ ہے کہ دلیل کے ساتھ حق اور باطل، سچ اور جھوٹ، غلط اور صحیح میں فرق بتایا گیا ہے۔ تو جس قدر استطاعت ہے اس پر غور کرتا رہے اس لئے قرآن شریف زیادہ پڑھنا چاہئے اور اس کی حسین تعلیم پر عمل کرنا چاہئے، اس سے حصہ لینا چاہئے بہرحال رمضان اور قرآن کی ایک خاص نسبت ہے جیسا کہ حدیث میں آتا ہے کہ جبریل ہر رمضان میں جتنا قرآن نازل ہو چکا ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر اسے دہراتے تھے۔ اس لئے بھی ان دنوں میں قرآن پڑھنے، سمجھنے اور درسوں میں شامل ہونے کی طرف توجہ دینی چاہئے تاکہ اس کا ادراک پیدا ہو، اس کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو، معرفت حاصل ہو۔ ....۔

پھر اگلی آیت میں بیان فرمایا ہے کہ میرے بندوں سے کہہ دو کہ میں تو تمہارے قریب ہوں۔ دعا کے مضمون کے بارہ میں۔ دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں۔ لیکن تمہیں اگر دعا کے طریقے اور سلیقے آتے ہوں تو مجھے قریب پاؤ گے۔ اس آیت کو روزوں کی فرضیت کی آیت کے ساتھ رکھا گیا ہے اور پھر اس سے اگلی آیت میں بھی رمضان کے بارہ میں احکام ہیں۔ تو جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تو اپنے سے مانگنے والوں کی باتیں سنتا ہوں۔ لیکن تمہارا بھی تو فرض بنتا ہے کہ جو میرے احکامات ہیں ان کو مانو۔ نیک باتوں پر عمل کرو، بری باتوں کو چھوڑو۔ یہ تو نہیں کہ صرف دنیاداری کی باتیں ہی کرتے رہو۔ کبھی مجھ سے میری محبت کا اظہار نہ ہو۔ جب کسی مصیبت میں گرفتار ہو تو آجاؤ۔ گو ایسے لوگوں کو بھی اللہ تعالیٰ کسی مصیبت میں گرفتار دیکھ کر جب وہ پکارتے ہیں تو ان کی مدد کرتا ہے۔ لیکن جب وہ مصیبت سے نکلتے ہیں تو پھر وہی باغیانہ رویہ اپنا لیتے ہیں۔ تو یہ طریق تو دنیاوی تعلقات میں بھی نہیں چلتے۔ تو بہرحال خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے ان بندوں کے قریب ہوں۔ ان کی دعائیں سنتا ہوں جو میرے قریب ہیں، جن کو میری ذات سے تعلق ہے۔ صرف اپنے دنیاوی مقصد حاصل کروانے کے لئے ہی میرے پاس دوڑے نہیں چلے آتے۔ اب جبکہ تم میرے کہنے کے مطابق روزے رکھ رہے ہو، بہت سی برائیوں کو چھوڑ رہے ہو، نیکی کی تلقین کر رہے ہو، نمازوں میں باقاعدگی اختیار کر رہے ہو، نوافل کی ادائیگی کی طرف توجہ دے رہے ہو تو میں بھی تمہاری دعاؤں کو سنتا ہوں، جواب دیتا ہوں۔ میں تو اس انتظار میں بیٹھا ہوں کہ میرا کوئی بندہ خالص ہو کر مجھے پکارے تو میں اس کی پکار کا جواب دوں۔ اب جبکہ تم خالص ہو کر مجھے پکار رہے ہو، مجھ پر کامل ایمان رکھتے ہو، میرے بندوں کے حقوق بھی ادا کر رہے ہو، ان کا خیال رکھ رہے ہو، رمضان میں غریبوں کے روزے رکھوانے اور کھلوانے کا بھی اہتمام کر رہے ہو، توجہ دے رہے ہو، لڑائی جھگڑوں سے دور ہو، معاف کرنے میں پہل کرنے والے ہو، انتقام سے دور ہٹنے والے ہو، کیونکہ کامل ایمان کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات پر بھی کامل ایمان اور یقین ہو، اس لئے میری صفات کو ہر وقت ہمیشہ مدنظر رکھنے والے بھی ہو اور اپنی استعدادوں کے مطابق ان کو اپنانے والے ہو، تو اے میرے بندو! میں تمہارے قریب ہوں، تمہارے پاس ہوں، تمہاری دعاؤں کو سن رہا ہوں تمہیں اب کوئی غم اور فکر نہیں ہونا چاہئے اور رمضان کے مہینے میں تو میں اپنی رحمت کے دروازے وسیع کر دیتا ہوں۔

(روزنامہ الفضل 19 اکتوبر 2004ء)

ایک قوم بن رہی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

”آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں کیونکہ خلیفہ وقت کے یہ خطبات جو اس دور میں دیئے جا رہے ہیں یہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی نئی ایجادات کے سہارے بیک وقت ساری دنیا میں پھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کی جماعتیں ان کو براہ راست سنتی اور فائدہ اٹھاتی اور ایک قوم بن رہی ہیں اور امت واحدہ بنانے کے سامان پیدا ہو رہے ہیں اس لئے خواہ وہ فجی کے احمدی ہوں یا سرینام کے احمدی ہوں، ماریشس کے ہوں یا چین جاپان کے ہوں، روس کے ہوں یا امریکہ کے، سب اگر خلیفہ وقت کی نصیحتوں کو براہ راست سنیں گے تو سب کی تربیت ایک رنگ میں ہوگی ......ان کے حلیے اپنے ناک نقشے کے لحاظ سے تو الگ الگ ہوں گے لیکن روح کا حلیہ ایک ہی ہوگا۔ وہ ایسے روحانی وجود بنیں گے جو خدا کی نگاہ میں مقبول ٹھہریں گے۔“

(خطبات طاہر جلد 10 صفحہ 470)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

خوش نصیب لوگ

مکرم محمد خان صاحب ساکن منج تحصیل و ضلع گورداسپور نے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے بڑے جوش سے تقریر فرمائی اس تقریر میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ اللہ کے نام پر اپنے لڑکے دیں گے وہ بہت ہی خوش نصیب ہوں گے۔

(سیرت المہدی جلد 4 صفحہ 9)

احباب اپنے مخلص اور ذہین بچوں کو وقف کرنے اور جامعہ میں داخلہ کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل فرمائیں۔

(مرسلہ: وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

روحانی خزائن جلد19

میں فارسی عبارات کا تلفظ اور اردو ترجمہ

نمبر شمار	حوالہ	الفاظ متن	لغوی معنیٰ
1	پیغام حضور انور صفحہ۴	دَرْ کَلامِ تُو چِیزِے اَست کہ شُعَراء رَا دَرْ آن دَخْلِے نِیْسْتْ	تیرے کلام میں وہ چیز ہے جس میں شعراء کو، کوئی دخل نہیں ہے
2	تعارف صفحہ V	جَھَاں رَا دِلْ اَز اِیْن طَاعُون دُونِیم اَسْتْ نَہ اِیْن طَاعُوْن کِہ طُوْفَانِ عَظِیْم اَسْتْ بِیَا بِشِتَابْ سُوئِے کَشْتِی مَا کہ اِیْن کَشْتِی اَزَاں رَبِّ عَلِیْم اَسْت	دنیا کا دل اس طاعون کی وجہ سے ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے، یہ طاعون نہیں بلکہ طوفان عظیم ہے۔ جلدی سے ہماری کشتی کی طرف آجا کہ یہ کشتی خدائے علیم کی طرف سے ہے۔
3	تعارف صفحہ X نیز صفحہ ۱۰۷	تَا سِیَہْ رُوئِے شَوَدْ ھَر کِہ دُرُوْغَشْ بَاشَد	تا کہ جو جھوٹا ہو اس کا منہ کالا ہوجائے
4	تعارف صفحہ XVI	چِہ نِسْبَتْ خَاک رَا با عَالَمِ پَاک	خاک کو عالم پاک سے کیا نسبت!!
5	صفحہ۴۴	مُرِیْدِ پِیْرِ مُغَانَمْ ، زِمَنْ مَرَنْجْ اَیْ شَیْخ چِرَا کہ وَعْدَہ تُو کَرْدِی وَ اُو بَجَا آوَرْد ۞ حافظ شیرازی (شمس الدین حافظ شیرازی) کا شعر ہے۔	اے شیخ میں تو پیر مغان کا مرید ہوں مجھ سے مت ناراض ہو، کیونکہ تو نے صرف وعدہ کیا تھا اس نے پورا کردیا۔
6	صفحہ۳۷ سطر۹	مِنْوَالْ	طریقہ
7	صفحہ۸۵	نِشَان اَگَرچِہ نَہ دَر اِخْتِیَارِ کَسْ بُوَدَسْتْ مَگَر نِشَانْ بِدَھَمْ اَزْ نِشَان زِ دَادَارَمْ کِہ آن سَعِیْد زِ طَاعُوْن نَجَات خَواھَد یَافْتْ کِہ جَسْتْ و جُسْتْ پَناھِے بَچَار دِیْوَارَم مَرا قَسم بَخُداوَندِخوِیْش و عَظمَتِ اُو کہ ھَسْت این ھَمِہ اَز وَحْیِ پَاک گُفْتَارَمْ چِہ حَاجَتْ اَسْت بہ بَحْثْ دِگَرْ ھَمِیْنْ کَافِیْسْت بَرائِے آنْکِہ سِیَہ شُدْ دِلَشْ زِ اِنْکَارَمْ اگَر دُرُوْغ بَر آیَدْ ھَر آنْچِہ وَعْدِہِ مَنْ رَوَاسْت گر ھَمِہ خِیزَنْد بَھْرِ پَیْکَارَمْ	اگرچہ نشان کسی کے اختیار میں نہیں ہوتے مگر میں خدا کی طرف سے ایک نشان کا پتہ بتاتا ہوں۔ یعنی وہی خوش قسمت طاعون سے نجات پائے گا جو جھپٹ کر میری چاردیواری کے اندر پناہ لے گا۔ مجھے اپنے مالک کی اور اس کی بزرگی کی قسم ہے کہ میری یہ سب باتیں خدا پاک کی وحی سے ہیں۔ کسی اور بحث کی کیا ضرورت ایسے شخص کیلئے جس کا دل میرے انکار کی وجہ سے تاریک ہوچکا ہو یہی بات کافی ہے۔ جو وعدہ میں کرتا ہوں اگر وہ جھوٹا ثابت ہو تو بے شک جائز ہے کہ سب مجھ سے لڑنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔
8	صفحہ۹۲	ھَر دَمَمْ مَدَدِے اَز خُدا ھَمِیْ آیَدْ کُجَاسْتْ اَھْلِ بَصِیْرَتْ کہ چَشْمْ بِکُشَایَد	ہر دم مجھے خدا کی طرف سے مدد آرہی ہے، کہاں ہے اہل بصیرت کہ آنکھیں کھولے؟
9	صفحہ۱۰۷	روزِ شَنبہ	ہفتہ کا روز
10	صفحہ۱۱۳ سطر۱۱	ذُھُوْل	بھول جانا
11	صفحہ۱۱۹ سطر۷	رِیُخْتَہ کی عِمَارَتْ	بہہ کر (تباہ) ہونے والی عمارت، بوسیدہ عمارت
12	صفحہ ۱۳۳ سطر۱	سُفِسْطَہْ	غلط
13	صفحہ ۱۳۳ سطر۶	بَگُفتَنْ شَھْزَادَہ	کہنے کو شہزادہ
14	صفحہ۱۳۴ سطر۵	بَر گُزِیْدَۂ خُدَا	خدا کا چنیدہ
15	صفحہ ۱۳۷ سطر۱۰	اَبْلَہ	بے وقوف
16	صفحہ ۳۷۰ سطر۳	خُودْ رَا فَضِیحَتْ وَ دِیگَرِے رَانَصِیْحَتْ	فارسی کہاوت ہے، اس موقع پر استعمال کرتے ہیں جب کوئی شخص خود کسی بری بات میں ملوث ہو لیکن دوسروں کو منع کرتا پھرے۔
17	صفحہ ۴۰۶ سطر۹	بُتَکْ را یَکِے بُوسَہ دَادَم بِدَسْت☆ کِہ لَعْنَت بَرُوْبَادْ وَبَرْ بُتْ پَرَسْتْ	میں نے اس ذلیل بت کے ہاتھ چومے، خدا کرے کہ اس پر بھی اور بت پرست پر بھی خدا کی لعنت ہو۔
18	صفحہ۴۱۵ حاشیہ	مُردَہ بدَسْتِ زِندہ	کامل مطیع، فرمانبردار
19	صفحہ ۴۳۵ سطر۱۰	نِیْسْتْ، ھَسْتْ	نہ ہونا، ہونا (عدم، موجود)
20	صفحہ۴۴۶ سطر۱۶	چُون بدَنْدَانِ تُو کِرْمِے اُوفْتَادْ نِیْسْتْ آن دَنْدَانْ بِکُنْ اَے اُوسْتَاد	جب تیرے دانتوں کو کیڑا لگ جائے تو وہ تیرے دانت نہیں رہے حضرت انہیں اکھاڑ پھینکئے!
21	صفحہ۴۶۰ حاشیہ	حَمْد را بَا تُونِسْبَتِے اَسْت دُرُسْتْ بَر دَرْ ھَر کِہ رَفْتْ بَرْ دَرِ تُسْتْ	ہر قسم کی تعریف کو تیرے ساتھ پختہ تعلق ہے، کوئی کسی کے دروازہ پر بھی جائے تیرے ہی دروازہ پر ہے۔

☆ سعدی شیرازی (شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی) کا شعر ہے۔

نوٹ۔ روحانی خزائن جلد 19 میں صفحہ 217 تا 360 کتاب مواہب الرحمان (عربی متن) کا فارسی ترجمہ بھی ہے۔ یہ کتاب نصاب میں شامل نہیں ہے۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ ہو رہا ہے جو مکمل ہونے پر کتابی صورت میں نظارت اشاعت سے دستیاب ہوگا۔

بے خُدا بے زُہد و تقوٰی بے دِیانت ‘بے صَفا
بَن ہے یہ دُنیائے دُوں طاعوں کرے اس میں شکار
صَیدِ طاعوں مت بنو پُورے بنو تم مُتّقی
یہ جو ایماں ہے زباں کا کچھ نہیں آتا بکار
(درثمین)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی (6)

پریس کانفرنس، بیت الرحیم کا افتتاح، اہم شخصیات کے ایڈریسز، حضور انور کے خطابات اور میڈیا کوریج

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

25 جون 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے بیت السبوح کے ہال میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس اور مختلف ممالک سے موصول ہونے والی فیکسز ملاحظہ فرمائیں اور ان پر ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد برائے دعوت الی اللہ ومفتی سلسلہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دفتری ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ موصوف آجکل جلسہ سالانہ جرمنی میں بطور مہمان مقرر شمولیت کے لئے جرمنی آئے ہوئے ہیں۔

فیملی ملاقاتیں

بعدازاں سوا بارہ بجے فیملیز وانفرادی احباب کی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج فرینکفرٹ (Frankfurt) کی جماعتوں کے، Kassel، Nuess، Goddelau، Dusseldorf، Heidelberg، Wabern، Mannheim، Wiesbaden، Frankenthal، Florsheim، Bensheim، Ginsheim، Ellwangen اور Offenbach کی جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ مجموعی طور پر 36 فیملیز کے 114 افراد اور 41 افراد نے انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ان ملاقات کرنے والوں میں سے ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام اڑھائی بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق شہر Neuwied میں بیت الرحیم کے افتتاح کی تقریب تھی۔ اس تقریب میں شرکت سے قبل Neuwied شہر کے میئر Mr. Reiner Kilgen نے اپنے ٹاؤن ہال میں حضور انور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا ہوا تھا۔

Neuwied کے لئے روانگی

سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ بیت السبوح (فرینکفرٹ) سے Neuwied کے لئے روانہ ہوا۔ Neuwied کا یہاں سے فاصلہ 140 کلومیٹر ہے۔ قریباً ایک گھنٹہ بیس منٹ کے سفر کے بعد چھ بجکر پینتیس منٹ پر ٹاؤن ہال Neuwied میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری ہوئی۔ اس شہر کے میئر پہلے سے ہی ٹاؤن ہال کے باہر حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے باہر تشریف لائے۔ میئر Reiner Kilgen نے آگے بڑھ کر حضور انور کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

پریس کانفرنس

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ٹاؤن ہال کی چھٹی منزل پر تشریف لے آئے جہاں ایک کانفرنس ہال میں Reception کا اہتمام کیا گیا تھا۔

میئر کے ساتھ کونسل کے بعد ممبران اور سٹاف ممبران بھی تھے۔

میئر کا ایڈریس

میئر نے اپنے استقبالیہ ایڈریس میں کہا کہ ہمیں بہت خوشی ہے کہ ہم آج جماعت احمدیہ کے خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا استقبال کر رہے ہیں اور آج آپ ہمارے ہاں موجود ہیں۔

یہ بات ہمارے لئے نہایت فخر کا موجب ہے کہ آج جبکہ Neuwied شہر میں (بیت) کا افتتاح ہو رہا ہے۔ خلیفۃ المسیح نے کچھ وقت نکالا ہے اور ہمارے سٹی ہال میں تشریف لائے ہیں۔

میئر نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے لوگوں کا تعارف کروایا جن میں بعض دوسرے علاقوں کے میئر تھے، کونسلر تھے اور کیتھولک فرقہ کے پادری تھے اور Evangelical چرچ کے پادری تھے۔

تعارف کروانے کے بعد میئر نے کہا کہ میں تمام میڈیا اور ٹیلی ویژن کے نمائندگان کو بھی خوش آمدید کہتا ہوں اور میں آج جماعت احمدیہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ کی (بیت) کی تعمیر مکمل ہوگئی ہے۔ آج جماعت احمدیہ کے لئے ایک انتہائی خوشی کا دن ہے اور آج (بیت) کی افتتاحی تقریب ہمارے اس شہر کے لئے بھی بہت اہم ہے۔ میئر نے کہا ہمارے اس شہر کی بنیاد سترہویں صدی میں رکھی گئی۔ اس وقت اس شہر کے بانی Friedrich III Zuwied نے اس شہر کو بہت سے حقوق دلوائے جن میں سے سب سے اہم حق مذہبی آزادی کا تھا۔

ہمارا یہ شہر Neuwied آغاز سے ہی ان لوگوں کے لئے ایک پناہ گاہ ہے جن پر مذہب کی وجہ سے ظلم کیا جاتا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہاں پر مختلف اقوام کے لوگ بڑی تعداد میں موجود ہیں اور ان لوگوں نے مل کر ایک کمیونٹی بنائی جو مختلف مذاہب کے افراد پر اور مختلف اقوام کے لوگوں پر مشتمل ہے اور اس کے ذریعہ سے ہمارے شہر میں ایک خاص رواداری کا معیار قائم ہوا ہے اور اس طرح یہ شہر اپنے اندر Integration کی ایک خاص قوت رکھتا ہے۔

میئر نے کہا یہودیوں کی کمیونٹی کو بھی جرمنی میں بہت سے مظالم سہنے پڑے اور اب ان کی کمیونٹی دوبارہ مضبوط ہوئی ہے جس کی ہمیں بہت خوشی ہے کیونکہ اس طرح ہم دوبارہ واپس ان دنوں کی طرف چل رہے ہیں جو پہلے ہمارے شہر کو نمایاں کرتے تھے اور یہ بھی ایک باعث ہے جس کی وجہ سے ہمیں جماعت احمدیہ کی (بیت) کی تعمیر پر خوشی ہو رہی ہے۔ کیونکہ ہمارا تو یہ نظریہ ہے کہ انسانی حقوق میں مذہبی آزادی انتہائی اہم ہے اور انسان صرف اسی ملک کو اپنا وطن قرار دے سکتا ہے جہاں اسے مذہبی آزادی دی جائے۔

میئر موصوف نے کہا اس حوالہ سے میں آپ کو دوبارہ مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ آپ نے اپنی (بیت) کی تعمیر مکمل کی ہے اور ہم سب اب اس کی افتتاحی تقریب کے منتظر ہیں اور اب چونکہ لوگ (بیت) میں آپ کا انتظار کر رہے ہیں اس لئے میں اپنی گزارشات کا اختتام کرنا چاہتا ہوں اور میں خلیفۃ المسیح کا دوبارہ شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ سٹی ہال میں تشریف لائے۔

میئر نے کہا بہت سے لوگ اس شہر میں ایسے پیدا ہوئے جنہوں نے بعض اہم کام سرانجام دیئے۔ اٹھارہویں صدی میں دو مشہور بڑھئی تھے جو فرنیچر آرٹ کے ماہر تھے۔ ان کے نمونہ پر آج بھی ایک مشہور آرٹسٹ لکڑی کی اشیاء تیار کرتا ہے۔ چنانچہ میئر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک لکڑی کا بکس پیش کیا جس پر آرٹ کا کام کیا گیا تھا۔

بعدازاں میئر نے کہا کہ ہمیں بہت خوشی ہوگی کہ خلیفۃ المسیح بھی ہم سے مخاطب ہوں۔

حضور انور کا خطاب

میئر کے اس استقبالیہ ایڈریس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میرے خیال میں جس طرح تعارف انہوں نے اپنے ساتھیوں کا کروایا تھا، مجھے اتنا لمبا introduce کروانے کی ضرورت نہیں ہے۔

امیر صاحب جرمنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ نیشنل امیر کو تو یہ جانتے ہیں۔

پھر داؤد مجوکہ صاحب اور حیدر علی ظفر صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہ ان کے ایگزیکٹو ممبر ہیں، مشنری ہیں۔

یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ جس طرح انہوں نے بتایا کہ یہ شہر ان لوگوں نے آباد کیا جن کو کہیں مذہبی پرسیکیوشن کا یا مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اور جماعت احمدیہ کے ممبران جو پاکستان سے آئے ہیں، ان کا آنا بھی اسی وجہ سے ہوا کہ انہیں مذہبی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اور مجھے خوشی ہے کہ اس شہر کی جو روایات تھیں، مذہبی آزادی تھی، اب اس کو سارے ملک نے اپنا لیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پورے ملک میں مذہبی آزادی ہے اور ہم احمدی اس بات کے گواہ ہیں کہ ہم اس آزادی سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

میں دوبارہ ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ان کے میئر، ان کے کونسل کے ممبران کی مدد کے بغیر (بیت) کی تعمیر ممکن نہیں تھی۔ آپ لوگوں کا جو خاص تعاون تھا، اس کی وجہ سے ہم اس شہر میں (بیت) تعمیر کرنے کے قابل ہو سکے اور اس (بیت) کی تعمیر کے ساتھ انشاء اللہ ہمارے دوستانہ

ماحول کے اور آپس میں Integration کے مزید راستے کھلتے چلے جائیں گے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک بار پھر میئر کا شکریہ ادا کیا۔

لارڈ میئر کا خطاب

بعد ازاں Lord Mayur، Mr. Nikoolaus Roth نے بھی مختصر ایڈریس پیش کیا۔

موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا سب سے پہلے تو میں خلیفۃ المسیح کے ان الفاظ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ جو آپ نے ہم سے کہے۔ اس سے قبل کہ خلیفۃ المسیح Golden Book میں کچھ لکھیں۔ میں احمدیہ جماعت Neuwied کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے Inter Religious Dialogue میں نہایت اہم کردار ادا کیا اور شہر کی کمیونٹی کی بہت سے معاملات میں اور Social Work میں مدد کی۔ اس کے علاوہ میں جماعت احمدیہ کو Corporation Status کے حصول کی بھی مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بھی باہمی اخوت کے لئے ایک اہم قدم ہے۔

آخر پر لارڈ میئر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور انور Golden Book میں کچھ لکھیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Golden Book میں اپنے دستخط فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لارڈ میئر کے اس ایڈریس کے جواب میں فرمایا:

حضور انور کا خطاب

لارڈ میئر کے ایڈریس کا بھی شکریہ! اور یہ وقت کی بڑی اہم ضرورت ہے کہ تمام مذاہب مل جل کر رہیں تاکہ دنیا کے امن میں مذہب جو اپنا کردار ادا کر سکتا ہے وہ اچھی طرح ادا کرے۔

جماعت احمدیہ کا تو ہمیشہ سے یہ مؤقف رہا ہے بلکہ بانی جماعت احمدیہ نے ہمیشہ یہی کہا اور اس کے لئے ایک دفعہ ایک جلسہ منعقد ہوا اور اس میں یہی تجویز ہوئی کہ ہر مذہب اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کرے اور کسی دوسرے مذہب پر اعتراض نہ کرے تاکہ انسانیت کی جو قدریں ہیں وہ ہمیشہ قائم رہیں اور لوگوں کے دلوں میں مذہب کے بارے میں جو شکوک و شبہات ہیں وہ دور ہوں۔

حضور انور نے فرمایا اور ہم احمدی...... چونکہ ہر مذہب کو خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوا سمجھتے ہیں اس لئے ہم ہر مذہب والے کی قدر کرتے ہیں اور خواہش کرتے ہیں کہ ہر مذہب کا ماننے والا، اپنے مذہب کی بنیادوں پر اپنے عمل کو قائم کرتا چلا جائے۔ مجھے امید ہے جیسا کہ میں نے پہلے کہا، انشاء اللہ اس (بیت) کے بننے کے ساتھ ہم مزید ایک دوسرے سے محبت اور پیار اور بھائی چارہ کا سلوک کریں گے اور یہ سلسلہ بڑھتا چلا جائے گا۔ میں ایک بار پھر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

Reception کا یہ پروگرام سات بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سٹی ہال سے باہر تشریف لے آئے اور میئر صاحب حضور انور کو گاڑی تک چھوڑنے آئے اور الوداع کہا۔

بیت الرحیم کے لئے روانگی

یہاں سے بیت الرحیم کے لئے روانگی ہوئی جو شہر کے دوسرے حصہ میں پانچ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں سے پولیس کی گاڑی نے قافلہ کو Escort کیا۔ مختلف چوراہوں اور راستوں پر پولیس کی گاڑیاں اور موٹر سائیکلز نے پہلے سے ہی راستہ بلاک کیا ہوا تھا۔ اس طرح صرف پانچ منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت الرحیم (Neuwied) تشریف آوری ہوئی۔

مقامی جماعت کے احباب مرد و خواتین اور بچے آج دوپہر سے ہی اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ آج ان کے لئے خوشیوں اور مسرتوں کا دن آیا تھا۔ ان کی بستی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم پہلی مرتبہ پڑ رہے تھے۔ ہر کوئی بے حد خوش تھا۔ بچوں اور بچیوں نے رنگ برنگے خوبصورت لباس پہنے ہوئے تھے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی اس جگہ پہنچی تو احباب جماعت نے بلند آواز سے نعرے بلند کئے، خواتین نے اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے شرف زیارت پایا۔ بچے اور بچیاں گروپس کی صورت میں خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں۔ اھلاً و سھلاً و مرحبا کی آوازیں ہر طرف سے آ رہی تھیں۔

لوکل صدر جماعت سعادت احمد خان صاحب، ریجنل مربی سلسلہ سید حسن طاہر بخاری صاحب ریجنل امیر ناصر بشیر صاحب اور نگران تعمیر بیت عبدالرحمٰن خان صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

سٹی میئر Mr. Renner Kilgen اور ڈسٹرکٹ میئر Mr. Hahn نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت کے اندر تشریف لے آئے اور نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں جس کے ساتھ اس بیت کا افتتاح عمل میں آیا۔

بیت کی افتتاحی تقریب کے حوالہ سے مردوں اور خواتین کے لئے علیحدہ علیحدہ مارکیز لگائی گئی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت پایا اور اپنے آقا کا دیدار کیا اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے اور اپنے آقا کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

افتتاحی تقریب

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ مارکی میں تشریف لے آئے جہاں سات بجکر پینتالیس منٹ پر افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم لبیب محمود صاحب نے کی اور اس کا جرمن زبان میں ترجمہ مکرم Wasib احمد صاحب نے پیش کیا اور بعد ازاں اردو ترجمہ مکرم وجاہت احمد صاحب نے پیش کیا۔

امیر صاحب جرمنی کا ایڈریس

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یہ شہر Neuwied اٹھارہویں صدی کے وسط تک ایک گاؤں کی شکل میں اس علاقہ میں آباد تھا۔ اس شہر نے آہستہ آہستہ ترقی کی اور صنعتی طور پر ایک نمایاں مقام حاصل کیا۔ اس شہر کی آبادی 65 ہزار افراد تک پہنچ چکی ہے۔

اس شہر میں جماعت احمدیہ کا آغاز 1985ء میں ہوا۔ اس وقت صرف سترہ افراد تھے۔ اس جماعت کے پہلے صدر افضال احمد عابد صاحب تھے اور قیصرہ عابد صاحبہ صدر لجنہ تھیں۔ جماعت کی تعداد آہستہ آہستہ بڑھتی رہی اب یہاں اس شہر میں 160 افراد پر مشتمل جماعت ہے اور احمدیوں کی اکثریت جرمن نیشنل ہو چکی ہے۔

جب اس شہر کے میئر کو (بیت) کی تعمیر کرنے کا پلان پیش کیا گیا تو میئر نے ہماری مدد کی اور ہر طرح سے تعاون کیا۔

جون 2007ء میں جب تعمیراتی ادارہ کی طرف سے (بیت) کی تعمیر کی اجازت ملی تو تین ماہ کے اندر اندر سٹی کونسل کو شہر کے باشندوں کی طرف سے تعمیر (بیت) کے خلاف شکایت ملی۔ چنانچہ جماعت نے اس کے ردعمل میں مختلف جگہوں پر پروگرام منعقد کئے جہاں شہر کے لوگوں کو دعوت دی گئی اور ان کی غلط فہمیاں اور خوف دور کئے گئے۔

مختصر عرصہ میں یہ بات سامنے آ گئی کہ (بیت) کی تعمیر سے لوگوں کو خوف نہیں ہے بلکہ (دین) کی اس تصویر کی وجہ سے ہے جو اخباروں اور ٹی وی کے منفی بیانات اور...... کی طرف سے ہونے والی دہشت گردی کی وجہ سے ہے۔ چنانچہ جماعت نے اپنے مختلف پروگراموں کے ذریعہ اس خوف کو دور کیا، ہر پروگرام کے وقت میڈیا والے موجود ہوتے۔ میڈیا نے بھی ساتھ دیا اور اس طرح ان پروگراموں کے ذریعہ مقامی احباب کو (دین) کی تعلیمات کے قریب لایا گیا۔ اس طرح اس (بیت) کی تعمیر کے پیچھے ایک لمبی کوشش ہے۔

بیت الرحیم کا سنگ بنیاد 7 نومبر 2009ء کو رکھا گیا تھا۔ (بیت) کے قطعہ زمین کا رقبہ 3654 مربع میٹر ہے جو ایک لاکھ 20 ہزار یورو میں خریدا گیا تھا۔ تعمیر شدہ حصہ کا رقبہ 371 مربع میٹر ہے۔ (بیت) کی تعمیر پر پانچ لاکھ یورو خرچ ہوئے ہیں۔ مینار کی اونچائی دس میٹر ہے اور گنبد کا قطر 5 میٹر ہے۔

(بیت) کے دونوں ہالوں میں 231 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں (بیت) کے ساتھ ایک دفتر، کچن، دو مزید کمرے اور ایک مہمان خانہ بھی تعمیر کیا گیا ہے۔

لارڈ میئر کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے اس تعارفی ایڈریس کے بعد شہر Neuwied کے لارڈ میئر Mr. Nikolaus Roth نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا۔ عزت مآب خلیفۃ المسیح اور معزز احباب و خواتین!

میں آج آپ کو (بیت) کی مبارکباد دینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ (بیت) خدا کا گھر ہے جس کا آپ آج افتتاح کر رہے ہیں۔ ہماری تاریخ میں ہمیشہ مذہب کی آزادی رہی ہے۔ مذہبی آزادی ہی ہمارے اس شہر کی خصوصیت ہے۔

گزشتہ تین سو سالوں سے ہمارے اس شہر عیسائی، یہودی اور مسلمان آباد ہیں اور بڑی تعداد میں جو شاید کسی دوسرے شہر میں اتنی بڑی تعداد میں نہیں ہیں۔ ہم سب باہمی محبت اور بھائی چارہ کے ساتھ یہاں رہتے ہیں۔ یہ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم آگے اپنے بچوں میں بھی اسی محبت اور اخوت کو راسخ کریں۔

عزت مآب خلیفہ! ہم آپ کے ساتھ بہت خوش ہیں۔ آپ یہاں آئے ہیں اور ہم میں موجود ہیں۔ خدا کا گھر آپ نے بنایا ہے۔ ہم سب آزادی کے ساتھ اپنے مذہب پر عمل کر سکتے ہیں۔

میئر نے کہا کہ اس شہر کے بانی کا یہ منشاء تھا کہ اس شہر کی عبادت گاہیں سب کے سامنے تعمیر ہوں۔ آج ہم سب، میں اور میرے ساتھ کام کرنے والے اور مائگریشن کے ادارہ کے لوگ بھی اس (بیت) کی تعمیر پر بہت خوش ہیں اور ہم فخر کرتے ہیں کہ آپ نے ہمارے اس شہر میں (بیت) کے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا ہے۔ میئر نے کہا کہ میں اس بات پر معذرت خواہ ہوں کہ اس (بیت) کے بنانے میں ہم سے تاخیر ہوئی

ہے۔لیکن میں خوش ہوں کہ آج موسم بہت اچھا ہے اور اچھی روشنی (بیت) کے اوپر پڑ رہی ہے۔ آپ اس (بیت) میں امن محسوس کریں گے۔ جماعت احمدیہ نے اس شہر کی بہت خدمت کی ہے۔ جماعت اس شہر کا اہم حصہ ہے۔آپ ہمیشہ اسی طرح بڑھتے رہیں۔

حضور انور کا خطاب

میئر کے ایڈریس کے بعد آٹھ بجکر پانچ منٹ پر حضور انور نے خطاب فرمایا۔

تشہد وتعوذ اور تسمیہ کے حضور انو رایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر اور احسان ہے کہ اُس نے ہمیں آج اس شہر میں (بیت) بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ جہاں بھی جماعت احمدیہ کی (بیوت) تعمیر ہوتی ہیں، جیسا کہ امیر صاحب نے بھی کہا، وہاں جماعت کا تعارف پہلے سے بڑھ کر شروع ہو جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

جماعت احمدیہ کے افراد جو یہاں ہیں، ان میں سے اکثریت پاکستانی افراد کی ہے۔آپ لوگ ہجرت کر کے یہاں آئے ہیں۔امیر صاحب نے یہاں ذکر کیا کہ اس ملک کے آئین کی رو سے یہاں مذہب کی آزادی ہے۔ دنیا کے تمام ممالک جو یونائٹڈ نیشن چارٹر میں شامل ہیں، آرگنائزیشن میں شامل ہیں، اس کے ممبر ہیں ان سب کے آئین یہی کہتے ہیں کہ مذہب کی آزادی ہے لیکن ایسے ممالک بھی ہیں جن کے آئین میں لکھنے کے باوجود کہ یہاں مذہب کی آزادی ہے، مذہب کی آزادی نہیں ہوتی۔اور احمدی ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اپنے ملک میں، جہاں کی وہ پیدائش تھے ، جہاں سے وہ ہجرت کر کے یہاں آئے مذہب کی آزادی نہیں تھی۔ باوجود اس کے کہ آئین وہاں کا بھی یہی کہتا ہے۔ پس صرف آئین کی رو سے مذہب کی آزادی کی حامی بھر لینا کوئی بڑی بات نہیں ہے بلکہ اُس آئین پر عمل کرنا، نہ صرف قانون سے عمل کروانا بلکہ لوگوں کے دلوں میں بھی یہ خیالات راسخ ہونا کہ ہمارا ملک کا آئین جو کہتا ہے اس کے مطابق ہم نے زندگی گزارنی ہے، ایک دوسرے سے سلوک کرنا ہے، ہم نے مذہبی رواداری قائم کرنی ہے۔ اگر قانون کہتا ہے اور آئین کہتا ہے کہ تمہارے اندر مذہبی رواداری ہونی چاہئے، مذہب کے لحاظ سے ایک دوسرے کی برداشت ہونی چاہئے، ہر ایک مذہب کو دوسرے مذہب کی قدر کرنی چاہئے، اس پر استہزاء اور اعتراضات سے بچنا چاہئے۔ تمام بانیانِ مذاہب کی عزت کرنی چاہئے۔تو یہ چیز جب پیدا ہوتی ہے تو صرف آئین سے پیدا نہیں ہوتی، بلکہ لوگوں کے احساسات اور جذبات بھی اس کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں اور اس آئین پر عمل کرتے ہیں جو اس ملک کا آئین ہے۔ اور یہ عمل اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ یہ لوگ وہ ہیں، جن کی ملک کا آئین بنانے میں دلی خواہش تھی اور یہ آئین ملک کا ان کی خواہشات کے مطابق بنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

یہاں بھی، جیسا کہ میں نے کہا، احمدی آئے اور ہجرت کر کے آئے اور اس وجہ سے آئے کہ اپنے ملک میں ان کو مذہبی آزادی نہیں تھی۔ بعض پریشانیاں تھیں، بعض سختیاں برداشت کرنی پڑیں، بعض ظلم برداشت کرنے پڑے جن کی وجہ سے ان کو دوسرے ملکوں میں ہجرت کرنا پڑی اور جرمنی بھی ان ممالک میں سے ایک ملک ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں جرمنی میں آکر ان کو جرمن قوم نے، جرمن کے قانون نے، جرمن حکومت نے قبول کیا اور ان کو یہاں رہنے کی اجازت دی اور نہ صرف یہاں رہنے کی اجازت دی، بلکہ آزادی سے رہنے کی اجازت دی۔ آزادی سے اپنی مذہبی روایات پر عمل کرنے کی اجازت دی۔ آزادی سے اپنے مذہب پر عمل کرنے کی اجازت دی۔ پس ہر احمدی جو یہاں آیا ہے، اسے شکر گزار ہونا چاہئے ۔ جہاں اس بات پر ہمیں اس قوم کا شکر گزار ہونا چاہئے وہاں اپنے عمل سے اس بات کا اظہار بھی ہونا چاہئے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو کسی ظلم کی پاداش میں اپنے ملک سے نہیں نکالے گئے بلکہ مظلوم ہونے کی حیثیت سے ہم اپنے ملکوں سے نکلے۔ اس لئے نکلے کہ آزادی کا سانس لیں اور اس لحاظ سے جہاں ہم ان کے شکر گزار ہیں، وہاں ہر پہلو سے، ہر لحاظ سے ملک کے قانون کے پابند ہیں اور ملک کے وفادار ہیں۔ ہر احمدی جو یہاں ہجرت کر کے آیا ہے اس کو یہ احساس ایک تو اپنے دل میں ہونا چاہئے اور ان جذبات کا اظہار یہاں کے مقامی لوگوں کے سامنے بھی ہونا چاہئے۔ پس جب یہ اظہار ہوگا تو پھر آپس میں جو تعلق ہے، ایک دوسرے میں جذب ہونے کا خیال ہے، جسے آجکل integration کہا جاتا ہے، اس کا احساس جہاں آپ لوگوں میں بڑھے گا وہاں ان لوگوں میں بھی بڑھے گا کہ یہ لوگ جو غیر قوم کے یہاں آئے ہیں یہ کوئی غیر نہیں ہیں، بلکہ جب ہمارے ملک میں آگئے تو اس طرح ہم میں مل جل گئے ہیں جس طرح یہ جرمن قوم کے ہی افراد ہیں اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ایک احمدی ...... کا یہ فرض ہے کہ وہ جس ملک میں رہتا ہے، اس قوم میں جذب ہو۔ اس قوم کا وفادار ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بانی اسلام آنحضرت ﷺ جن پر آخری شرعی کتاب نازل ہوئی، جن پر شریعت مکمل ہوئی انہوں نے ہمیں ...... یہ سبق دیا ہے کہ جس ملک میں تم رہتے ہو، اس ملک کی محبت تمہارے ایمان کا حصہ ہے۔ گویا احمدی صرف شہری حقوق کی خاطر یا دنیا داری کی خاطر یا آپس کے تعلقات کی خاطر یا اچھے اخلاق کی خاطر ہی صرف ایک دوسرے سے تعلق نہیں رکھتے یا ملک کے وفادار نہیں ہیں۔ بلکہ ملک کی وفاداری ان کے ایمان کا حصہ ہے۔ اگر ملک کے وفادار نہیں تو ان کے ایمان میں کمزوری ہے۔ پس اس بات کا علم یہاں رہنے والے ہر فرد کو ہونا چاہئے اور اس کا علم اس وقت تک نہیں ہو سکتا، جب تک یہاں رہنے والا ہر احمدی اس بات کا اظہار نہ کرے کہ ہمارا ایمان اسی وقت مکمل ہوتا ہے جب ہم ملک سے کامل وفاداری دکھانے والے ہوں۔ پس جو بھی احمدی یہاں آیا اور جس کو اس قوم نے اپنے اندر جذب کیا، یہاں کی قومیت دی، نیشنیلٹی مل گئی یا رہنے کے لئے ایک سٹیٹس مل گیا۔ اب اس کا فرض ہے کہ کامل وفا کے ساتھ اس ملک کی بہتری کے لئے کام کریں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کئی احمدی ایسے ہیں جو یہ کام کر رہے ہیں اور خالص اس نقطہ نظر سے کر رہے ہیں کہ ہم نے ملک کے ساتھ وفاداری کرنی ہے۔ مگر اس کو مزید ہر علاقہ میں بڑھانے کی ذمہ داری ہر احمدی پر ہے۔ اس لئے اس کام کی طرف بھی ہر احمدی کو توجہ دینی چاہئے اور جب (بیت) تعمیر ہو جاتی ہے تو دنیا کی اس طرف اور مزید نظر ہوتی ہے۔ اس لئے اس تعمیر کے بعد جب آپ کے ہاں (بیت) دیکھنے کے لئے لوگ آئیں گے، سکولوں کے بچے آتے ہیں، دوسرے وفود بھی آتے ہیں، بعض فنکشنز بھی ہوتے ہیں۔ ایک آدھ انٹر فیتھ پروگرام اگر آپ نے شروع میں کیا تو وہ صرف (بیت) کے قیام کے لئے کیا۔ اب صرف یہی اظہار نہیں ہونا چاہئے کہ اب ہم نے (بیت) تعمیر کر لی۔ اب ہمیں مزید انٹر فیتھ پروگرام کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ انٹر فیتھ پروگرام ہوتے رہیں گے، آپس کے بین المذاہب پروگرام ہوتے رہیں گے تو مذہبی رواداری اور برداشت کا بھی پتا چلتا چلا جائے گا۔ اور یہی چیز ہے جس کا اظہار ایک حقیقی ...... کی طرف سے دوسروں پر ہونا چاہئے کہ ہم وہ لوگ ہیں جو ہر مذہب سے رواداری کا احساس اور خیال رکھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

پس یہ بات بھی ہمیشہ ہر احمدی کو اپنے پیش نظر رکھنی چاہئے کہ اس بیت کی تعمیر کے بعد ہماری ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ ہم نے اس (بیت) میں آکر آزادی سے عبادت کرنی ہے، اپنے خدا کے حضور جھکنا ہے، اُس رحیم خدا کی طرف جھکنا ہے جو بے انتہا دینے والا ہے اور بار بار دینے والا ہے۔ انسان غلطیاں کرتا ہے اور پھر اس کی طرف جھکتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ بڑے رحم سے اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور پھر اس کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور پھر نوازتا چلا جاتا ہے۔ پس ہم اس خدا کی عبادت کرتے ہیں جو نوازتا ہے اور نوازتا چلا جاتا ہے۔ باوجود ہماری غلطیوں کے پھر ہماری توبہ اور استغفار سے ہماری طرف رحمت سے توجہ کرتا ہے اور پھر ہمیں اپنے انعامات سے نوازتا ہے۔ تو یہ وہ خدا ہے جس کی اتنی نوازش ہم پر ہے تو ہم نے بھی اس کا شکر ادا کرتے ہوئے، اس کی حقیقی تعلیم کو اس علاقہ میں پھیلانا ہے اور پہنچانا ہے۔ اور یہ ہر احمدی کا بہت بڑا کام ہے۔ جب حقیقی ...... کی تعلیم یہاں پہنچائیں گے تو اگر کوئی خدشات تھے بھی، جیسا کہ امیر صاحب نے ذکر کیا کہ یہاں کے لوکل لوگوں کو کچھ خدشات تھے اور میئر صاحب نے فرمایا کہ ایسے کوئی خدشات نہیں تھے، ٹریفک یا دوسرے انتظامی خدشات زیادہ تھے۔ جو بھی تھا، اب ہر خدشہ کو دور کرنا اس (بیت) کی تعمیر کے بعد اب ہر احمدی کا فرض ہے۔ آپ نے یہاں اس قوم سے، ان لوگوں سے، یہاں رہنے والوں سے، یہاں کی انتظامیہ سے یہ عہد کیا تھا کہ آپ کے تمام خدشات غلط ثابت ہوں گے اور کسی قسم کی دقت درپیش نہیں آئے گی۔ نہ (بیت) کی تعمیر سے کسی مذہبی شدت پسندی کا اظہار ہوگا نہ (بیت) کی تعمیر کے بعد ہمیں انتظامی لحاظ سے انتظامیہ کو کسی تکلیف کا احساس ہو گا نہ ہی یہاں کے مقامی لوگوں کو ہمارے یہاں آنے سے کسی قسم کی تکلیف ہو گی۔ بلکہ ہم تو وہ لوگ ہیں، جو یہاں آئیں گے تو پہلے سے بڑھ کر لوگوں کی خدمت پر کمربستہ ہوں گے۔ پہلے سے بڑھ کر پیار امن اور بھائی چارہ کی تعلیم دینے والے ہوں گے۔ پہلے سے بڑھ کر حقیقی ...... کا اظہار کرنے والے ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

(دین) کی تعلیم تو ایسی خوبصورت تعلیم ہے، جب بھی کسی کو بتائی جائے تو وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ابھی گزشتہ دنوں میں امریکہ کے دورہ پر تھا۔ وہاں ایک ہوٹل میں بڑے پڑھے لکھے لوگوں کے ساتھ، جو اپنے ملک کے حالات سمجھتے ہیں اور دنیا کی پالیسیز بناتے ہیں، فیصلے کرتے ہیں۔ کانگریس مین بھی تھے، مقامی لوگ بھی تھے، تھنک ٹینک کے لوگ تھے، پروفیسر تھے۔ جب میں نے ان کے سامنے قرآن کریم کی تعلیم اور آنحضرت ﷺ کی سیرت کے کچھ پہلو بیان کئے تو سب نے یہی کہا کہ یہ (دین) کی تعلیم جو ہے، اگر یہی تعلیم ہے تو اس کو تو جماعت احمدیہ کو پہلے سے بڑھ کر پھیلانا چاہئے تاکہ دنیا کو پتا لگے کہ حقیقی (دین) امن، پیار، محبت اور بھائی چارہ کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں۔ پس اس چیز کا احساس پہلے سے بڑھ کر اپنے دلوں میں پیدا کریں اور اس تعلیم کو یہاں پھیلائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز نے فرمایا:

ایک بات یہ بھی یاد رکھیں کہ آپس میں بھی

پیار، محبت اور بھائی چارہ کا سلوک پہلے سے بڑھ کر ہونا چاہئے۔ جماعت کے اندر بھی محبت کا اظہار ہونا چاہئے۔ صرف غیروں کے لئے ہی یہ محبت کا اظہار نہیں۔ صرف اس لئے نہیں کہ دوسرے دیکھ لیں گے تو کہیں یہ نہ کہیں کہ تم کہتے کچھ اور تھے اور کر کچھ اور رہے ہو۔ بلکہ اس لئے ہو کہ یہ آپ کے دل کی آواز ہے اور دل کی آواز جب ہوتی ہے تو آپس میں بھی پیار و محبت سے رہنے کی تلقین کرتی ہے۔ بس اس بات کو بھی ہمیشہ یاد رکھیں کہ جہاں اس (بیت) کی تعمیر کے بعد آپ نے خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا ہے وہاں آپس میں ایک دوسرے سے بھائی چارہ کا بھی حق ادا کرنا ہے۔ جماعت کے اندر افراد جماعت کو پیار و محبت میں پہلے سے زیادہ بڑھانا ہے اور اس شہر کے شہریوں کے ساتھ بھی امن پیار اور محبت سے رہنا ہے۔ اور ان کو حقیقی (دینی) تعلیم کا بتانا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آٹھ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب اختتام کو پہنچا۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں ریفریشمنٹ اور چائے وغیرہ پیش کی گئی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے (بیت) کے بیرونی احاطہ میں ایک درخت لگایا۔ اس موقع پر لارڈ میئر نے بھی ایک پودا لگایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (بیت) کے اندر تشریف لے گئے جہاں لوکل جماعت کی مجلس عاملہ اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (بیت) سے باہر تشریف لائے تو بچے ایک گروپ کی صورت میں دعائیہ نظمیں پڑھ رہے تھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ بعدازاں احباب جماعت نے شرف مصافحہ کی سعادت پائی۔

بیت السبوح واپسی

اس کے بعد آٹھ بجکر پچاس منٹ پر یہاں سے واپس بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ حضور انور نے اجتماعی دعا کروائی اور قافلہ واپسی کے سفر کے لئے روانہ ہوا۔ پولیس کی ایک گاڑی قافلہ کو Escort کر رہی تھی اور واپسی پر بھی شہر کے اندر پولیس کی مختلف گاڑیاں اور موٹر سائیکل مختلف چوراہوں اور راستوں پر کھڑے تھے اور ٹریفک کو روک رہے تھے۔ اس طرح اس شہر کی حکومتی انتظامیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پورے اعزاز کے ساتھ پروٹوکول دیا۔ قریباً ایک گھنٹہ دس منٹ کے سفر کے بعد دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازوں مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

میڈیا کوریج

بیت الرحیم Neuwied کے افتتاح کی خبر اخبار Rhein Zeitung اور اخبار NR Kurier میں شائع ہوئی۔ اخبار نے افتتاح کی 13 تصاویر آن لائن دیں۔ نیز یہاں کے TV چینل نے بھی اس (بیت) کے افتتاح کی خبر شائع کی۔

اخبار Rhein Zeitung نے بیت الرحیم کے افتتاح کے موقع پر خبر دیتے ہوئے لکھا کہ:

خلیفہ نے اپنی جماعت کے ممبران کو فرمایا کہ انہیں جرمنی میں جذب ہو کر رہنا چاہئے۔ ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ ملک اور قانون کا وفادار ہو۔ لارڈ میئر نے کہا کہ جماعت شہر کے معاشرہ کا ایک فعال حصہ ہے۔ بتایا ہے کہ ایک ہمسائی نے عدالت سے رجوع کیا تھا۔ اسی طرح شہر نے 3 اضافی پارکنگ بنانے کا حکم دیا تھا۔ لیکن انتظامیہ مجموعی طور پر (بیت) کی تعمیر کے حق میں تھی۔ لارڈ میئر نے کہا کہ جماعت کے عالمی سربراہ کی آمد ان کے لئے خاص عزت کا باعث ہے اور وہ (بیت) کی تعمیر پر خوش ہیں۔ شہر مذہبی رواداری کی اپنی قدیم روایت پر کاربند ہے اور جماعت بین المذاہب گفتگو اور سوشل کاموں میں سرگرم ہے، مثلاً وقارِ عمل کے ذریعہ صفائی وغیرہ۔

اخبار NR-Kurier نے لکھا ہے کہ (بیت) کے افتتاح سے پہلے حضور شہر کی کونسل تشریف لائے۔ وہاں لارڈ میئر نے خوش آمدید کہا اور نوئے ویڈ (Neuwied) میں مذہبی آزادی کی تاریخی اہمیت بتائی۔ انہوں نے کہا کہ مذہب ایک بنیادی انسانی حق ہے اور لوگ صرف اسی جگہ کو اپنا وطن بناتے ہیں جہاں وہ آزادی سے اپنے مذہب پر عمل کر سکیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہمیشہ مذاہب کی خوبیوں کا ذکر کیا جائے۔ دوسرے مذاہب کو برا بھلا نہ کہا جائے۔ صرف اسی طریق پر مختلف مذاہب کے ماننے والے مل جل کر رہ سکتے ہیں۔ پھر افتتاحی تقریب کے متعلق لکھا ہے کہ حضور نے فرمایا کہ یہ اللہ کا فضل ہے کہ ہمارے ممبر جرمنی اور نوئے ویڈ میں اپنے مذہب پر آزادی سے عمل کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔ احمدی ...... کے لئے یہ فرض ہے کہ وہ اپنی رہائش کے ملک کا وفادار ہو۔

☆......☆......☆......☆

مکرم نصیر احمد طارق صاحب

میرے دادا حضرت میاں فضل دین صاحب

آف دھرم کوٹ ضلع گورداسپور رفیق حضرت مسیح موعود

میرے پیارے والد محترم مولوی نواب الدین صاحب اکثر ہمیں بتایا کرتے تھے کہ میرے والد حضرت فضل دین صاحب نے کہا کہ بچپن سے سنا کرتے تھے کہ قادیان میں ایک ولی اللہ رہتے ہیں۔ جو ہر وقت عبادت کرتے رہتے ہیں اور بہت کم لوگوں سے ملتے ہیں۔ میری عمر اس وقت پندرہ، سولہ سال کی تھی۔ چنانچہ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ قادیان میں جا کر ولی اللہ کو دیکھا جائے کہ ولی اللہ کیسے ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ موضع مسانیاں جو قادیان سے قریب ہے میں اپنی خالہ سے ملنے گیا۔ وہیں میرے دل نے چاہا کہ قادیان جاؤں۔ چنانچہ خاکسار قادیان گیا اور آپ کا پتہ پوچھتا ہوا حضور کی رہائش گاہ تک جا پہنچا۔ اس وقت حضور عبادت میں مشغول تھے۔ کمرہ کے باہر ایک دوست بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے حضور سے ملاقات کا کہا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور تھوڑی دیر بعد دروازہ کھولیں گے پھر ملاقات کر لینا۔ چنانچہ خاکسار تھوڑی دیر بیٹھا رہا۔ اسی دوران مزید دو ملاقات کرنے والے آ گئے۔ دروازہ کھلا ہم کو حضور نے اندر بلا لیا۔ سب سے پہلے حضور نے مجھ سے پوچھا کہ کیسے آئے ہو اور کہاں سے آئے ہو۔ میں نے سب کچھ بتا دیا اور عرض کی کہ حضور سے ملنے کی خواہش تھی۔ اس لئے حاضر خدمت ہوا ہوں۔ حضور نے کھانے پینے کے لئے پوچھا میں نے عرض کی کہ خاکسار کو صرف حضور کو دیکھنے کی تمنا تھی۔ اس کے بعد حضور دوسرے لوگوں سے باتیں کرتے رہے اور میں حضور کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھتا رہا خاکسار کو یوں محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے کہ حضور کے سینہ سے نور نکل رہا ہے اور سارے کمرہ میں پھیل رہا ہے یہ نظارہ اب بھی میری آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے۔ اس کے بعد خاکسار واپس اپنے گاؤں آ گیا۔

اس کے بعد حضور ہمارے گاؤں کے ایک صوفی بزرگ حضرت مولوی فتح الدین صاحب جو پنجابی زبان کے شاعر بھی تھے کی ازحد خواہش اور دعوت پر ہمارے گاؤں آئے میرے والد صاحب مولوی نواب الدین صاحب نے فرمایا کہ مولوی فتح الدین صاحب نے بتایا کہ حضور کو ایک دیوان خانہ میں بٹھایا گیا اور کھانا وغیرہ بھی وہیں کھلایا گیا۔ بیشمار احباب ملاقات کے لئے آئے اور احباب کی خواہش پر حضور نے تقریر بھی فرمائی۔ حضور نے کافی عرصہ کے بعد جب دعویٰ کیا تو ہمارے گاؤں کے ایک سکھ سردار نے احمدیت کو قبول کر لیا اور اس کا نام سردار فضل حق رکھا گیا ان کا ایک لڑکا سردار نسیم احمد جس کو میں نے بھی دیکھا ہوا تھا یہ سردار میرے والد صاحب کے پاس اکثر آیا کرتا تھا۔ پاکستان بننے سے پہلے ہی ضلع منٹگمری میں موجودہ ساہیوال کے ضلع میں رہائش اختیار کر چکے تھے۔

جن لوگوں نے حضور سے ملاقات کی ان سب نے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور دعا فرمائیں آج کل گرمی کا موسم ہے اور سخت خشک سالی ہے جو ہڑوں سے پانی بھی خشک ہو چکا ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بارش دے۔ حضور نے اسی وقت لوگوں کے ساتھ مل کر دعا کی کہتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد چھوٹا سا ایک بدلی کا ٹکڑا دیکھا اور دیکھتے ہی دیکھتے سارے آسمان پر پھیل گیا اور اس قدر بارش ہوئی کہ گاؤں کے جتنے جوہڑ تھے بھر گئے اور ہر جگہ جل تھل ہو گیا۔ بارش کے تھم جانے کے بعد حضور نے بٹالہ واپس جانے کے لئے یکہ منگوایا اور واپس بٹالہ پہنچ گئے۔ کہتے ہیں کہ اس وقت سڑک کچی تھی اور پھسلن بھی بہت آہستہ آہستہ یکہ چل رہا تھا اور مولوی فتح الدین صاحب ساتھ پیدل چلتے رہے چونکہ یکہ میں صرف دو سواریوں کی جگہ تھی۔ بٹالہ پہنچ کر حضور نے مولوی صاحب کو چار آنے دیئے کہ آپ شہر سے کھانا کھا لیں۔

میرے دادا جان خدا تعالیٰ کے فضل سے دعوت الی اللہ کا کام بھی بہت کرتے تھے۔ اگرچہ پڑھے لکھے نہ تھے لیکن دعوت الی اللہ کا شوق ہونے کی وجہ سے کافی لوگوں کو پیغام حق پہنچایا کرتے تھے۔ جہاں بھی معلوم ہوتا کہ فلاں جگہ قادیان سے علماء آئے ہوئے ہیں مناظرہ ہوگا تو آپ وہاں پہنچ جاتے تھے۔ اگر کہیں فسادی فساد کرتے تو آپ ڈٹ جاتے تھے اسی طرح کا ایک واقعہ بٹالہ کا والد صاحب نے بتایا تھا کہ فسادیوں نے ہمارے علماء پر اینٹوں کی بارش کر دی لیکن پھر کیا تھا کہ دادا جان، والد صاحب خود اور چند دوسرے احمدیوں نے ان کا مقابلہ کیا اور مار بھگایا۔

دادا جان خدا تعالیٰ کے فضل سے پانچوں وقت کے نمازی، تہجد گزار تھے۔ ہمارے پڑدادا احمدی نہیں تھے لیکن دادا جان کے سمجھانے پر وفات سے قبل بیعت کر لی۔ دادا جان کا ہم پر بڑا احسان ہے کہ ان کی وجہ سے ہم احمدیت میں شامل ہیں۔ اس وقت ان کے پوتے، پوتیاں کینیڈا، انگلستان، جرمن اور پاکستان میں پھیلے ہوئے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ آمین۔

دادا جان خدا تعالیٰ کے فضل سے ابتدائی موصیان میں شامل تھے اور اس وقت قادیان بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9 جولائی 2013ء کو بوقت 11:00 بجے صبح بیت الفضل لندن میں درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

عزیزم احمد شماز ربی

عزیزم احمد شماز ربی ابن مکرم حافظ فضل ربی صاحب استاد جامعہ احمدیہ یوکے مورخہ 5 جولائی 2013ء کو 15 سال دس ماہ کی عمر میں وفات پا گئے۔ عزیز 6 سال کی عمر سے ہی ایک اعصابی بیماری میں مبتلا تھے جو بتدریج بڑھتی گئی۔ تاہم پھر بھی دسمبر 2012ء تک سکول جاتے رہے۔ بہت ذہین، خوش اخلاق اور ملنسار نوجوان تھے۔

نماز جنازہ غائب

مکرم مولوی محمد نذیر مبشر صاحب

مکرم مولوی محمد نذیر مبشر صاحب واقف زندگی۔ قادیان مورخہ 26 جون 2013ء کو 49 سال کی عمر میں برین ٹیومر کے عارضہ سے وفات پا گئے۔ آپ نے 20 سال سے زائد عرصہ ایک کامیاب اور فعال مربی کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ گزشتہ 4 سال سے نظارت اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن و وقف عارضی) میں خدمت بجا لا رہے تھے۔ بہت نرم مزاج، دعا گو، مخلص اور نیک وجود تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ضعیف والدہ اور اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم کے سب بچے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں نیز آپ کے دو بھائی بھی مربیان سلسلہ ہیں۔

مکرمہ امۃ الحفیظ شہناز صاحبہ

مکرمہ امۃ الحفیظ شہناز صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء المنان صاحب مرحوم ربوہ مورخہ 7 جون 2013ء کو 79 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی اور جلیل القدر رفیق حضرت مسیح موعود حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کی پڑنواسی تھیں۔ مرحومہ بیشمار خوبیوں کی مالک تھیں نہایت دعا گو، نیک، کثرت سے ذکر الٰہی کرنے والی مخلص خاتون تھیں۔ اپنے حلقہ میں سیکرٹری مال لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن کی چچی تھیں۔

مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ

مکرمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد یوسف چینی صاحب مرحوم ربوہ مورخہ 11 مئی 2013ء کو لمبی علالت کے بعد 76 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ نے بیماری کا لمبا عرصہ نہایت صبر سے گزارا مگر کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لائیں۔ آپ کا خلافت سے وفا اور عشق کا تعلق تھا۔ مرحومہ نہایت دعا گو، نمازوں کی پابند، صابرہ و شاکرہ، سب سے پیار کرنے والی اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم حافظ سعید الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ (رشین ڈیسک۔ لندن) کی خوشدامن تھیں۔

مکرمہ نصرت رحیم صاحبہ

مکرمہ نصرت رحیم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرحیم خان صاحب ڈیرہ غازی خاں مورخہ 13 مئی 2013ء کو 75 سال کی عمر میں ملتان میں وفات پا گئیں۔ آپ بہت نیک، دعا گو، صوم وصلوٰۃ کی پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی ہر ایک کی ہمدرد، مہمان نواز، غریب پرور، یتامیٰ کا خیال رکھنے والی مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت اور نظام جماعت سے محبت اور اخلاص کا تعلق تھا اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے دلی وابستگی کی تلقین کیا کرتی تھیں۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ مکرم بشیر احمد صاحب (دفتر PS لندن) کی خوشدامن تھیں۔

مکرم کرنل ریٹائرڈ ضیاء الدین صاحب

مکرم کرنل (ر) ضیاء الدین صاحب راولپنڈی مورخہ 10 مارچ 2013ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ فوجی ملازمت کے دوران آپ جہاں بھی گئے اپنے نیک نمونہ، شرافت اور دیانت کے باعث نیک نامی حاصل کی۔ آپ نے 13 سال راولپنڈی کے حلقہ چکلالہ سکیم تھری میں بحیثیت صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔ بہت مخلص، حقوق اللہ اور حقوق العباد کو احسن رنگ میں بجالانے کے لئے ہمہ تن کوشاں رہنے والے وجود تھے۔ خلافت سے نہایت اخلاص محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرم ڈاکٹر ارشد احمد قریشی صاحب

مکرم ڈاکٹر ارشد احمد قریشی صاحب لاہور مورخہ 27 جنوری 2013ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نیک، مخلص، نمازوں کے پابند، جماعتی خدمت کرنے والے، پُروقار، بااصول اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے محبت، اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ 24 سال اپنے حلقہ میں محاصل کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم حسن محمد ڈوگر صاحب

مکرم حسن محمد ڈوگر صاحب پاکستان مورخہ 22۔ اپریل 2013ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نہایت دلیر، جماعتی تحریکات اور مالی قربانی میں بھرپور حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔ آپ کو فرقان فورس کے علاوہ حضرت مصلح موعود کے عملہ حفاظت میں باڈی گارڈ کی حیثیت سے خدمت کی سعادت ملی۔

مکرم منظور احمد چیمہ صاحب

مکرم منظور احمد چیمہ صاحب مڑھ بلوچاں مورخہ 2 فروری 2013ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ جماعتی خدمت اور مالی قربانی میں احسن طریق پر حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔ اپنی جماعت میں زعیم انصاراللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ نیز اسیر راہ مولیٰ رہنے کی سعادت بھی پائی۔

مکرم شہادت احمد خان مانگٹ صاحب

مکرم شہادت احمد خان مانگٹ صاحب پاکستان مورخہ 2 جون 2013ء کو 66 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ ربوہ میں ہونے والے گھوڑ دوڑ اور نیزہ بازی کے ٹورنامنٹ میں مانگٹ اونچا کے احباب کے ساتھ شمولیت کیا کرتے تھے۔ نہایت مہمان نواز، خوش مزاج، مالی قربانی اور دیگر تحریکات میں حصہ لینے والے مخلص انسان تھے۔ مقامی جماعت میں صدر جماعت اور 1999ء میں امیر ضلع حافظ آباد کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی ملی۔

عزیزم عبدالواثق صاحب

عزیزم عبدالواثق صاحب ابن مکرم عبدالخالق صاحب ربوہ مورخہ 18 جنوری 2013ء کو کالج واپسی پر ایک حادثہ میں 18 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ ڈی کام کے طالب علم تھے۔ بچپن سے ہی جماعتی ڈیوٹیاں دینے کا شوق تھا۔ اپنے حلقہ میں خدام الاحمدیہ کے سائق اور معاون کی حیثیت سے خدمت بجا لا رہے تھے۔ نماز باجماعت کے پابند، خاموش اور سنجیدہ طبع، ہمدرد اور مخلص نوجوان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب

سیرالیون میں جماعت احمدیہ کی خدمات کا اعتراف

سیرالیون کے 52 ویں یوم آزادی کے موقع پر 27۔ اپریل 2013ء بروز ہفتہ سٹیٹ ہاؤس میں ایک باوقار تقریب منعقد ہوئی جس میں سیرالیون کے صدر عزت مآب محترم Dr.Ernest Bai Koroma نے جماعت احمدیہ کی ان نمایاں خدمات کا ذکر کیا جو جماعت تعلیم، صحت، زراعت اور انسانی ہمدردی کے شعبہ جات میں بجالا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ سیرالیون 1937ء سے اس ملک میں قومی تعمیر وترقی میں حصہ لے رہی ہے خصوصاً سکولوں اور ہسپتالوں کی تعمیر اس جماعت کے عظیم الشان کارہائے نمایاں ہیں۔

مکرم سعید الرحمٰن صاحب امیر و مشنری انچارج سیرالیون نے اپنے انٹرویو میں بتایا کہ سارے ملک میں جماعت احمدیہ ''محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں'' کے تحت بلاتفریق مذہب وملت بہتر رنگ میں خدمات بجالا رہی ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ 300 بیوت الذکر، مشن ہاؤسز اور سکول تعمیر ہوئے ہیں۔ اب زراعت کے شعبہ میں کساوا، مونگ پھلی اور چاول پیدا ہو رہے ہیں۔ ضرورت مند طلباء کو وظائف بھی دیئے جا رہے ہیں۔ باہمی محبت اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے علاوہ ریڈیو سٹیشن اور جامعہ احمدیہ بھی قائم ہو چکے ہیں۔ مکرم مشنری انچارج صاحب نے مزید کہا کہ اگر ہم خدا تعالیٰ کو خوش کرنا چاہتے ہیں تو اس کی مخلوق پر رحم کرنا ہو گا۔ بلاتفریق مذہب وملت اس کی مخلوق کی خدمت کرنا ہو گی۔ محترم امیر صاحب نے مستقبل کے لائحہ عمل کا بھی ذکر کیا نیز آپ نے 3 احمدیہ ہسپتالوں کا بھی ذکر کیا جو اس ملک میں بیماریوں کے خلاف مصروف عمل ہیں۔

قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سیرالیون میں ہمارے تمام خدمت گزاروں کی خدمات قبول فرمائے اور سب کو خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے رکھے۔ آمین

عجائبات عالم

ٹاور آف لندن

شاہی افراد کی قتل گاہ اور پھانسی گھاٹ وقید خانہ

لندن ٹاور کی تاریخ قتل وغارت اور پھانسی کی طویل کہانیوں سے بھری ہوئی ہے۔ان واقعات میں سے 1483ء میں 13 سالہ شہزادہ ایڈورڈ اور اس کے چھوٹے ڈیوک آف یارک کا قتل سب سے ظالمانہ واقعہ قرار دیا جاتا ہے۔ٹاور آف لندن کے ساتھ تشدد کی بے شمار کہانیاں منسوب ہیں۔

اس کا آغاز اس وقت ہوا جب فاتح ولیم نے اپنی سلطنت کے دارالحکومت پر اپنا قبضہ مضبوط کرنے کے لئے ایک قلعہ بنوایا۔زمانہ وسطیٰ میں یہ ایک خوبصورت تزئین وآرائش سے مرصع شاندار محل تھا اور اسے عدالتی نظام کے ایک مرکز کی حیثیت حاصل تھی۔حکومت کے باغیوں یا قیدیوں کو یہاں رکھنے کا آغاز 1100ء میں ہوا۔ٹاور آف لندن کے سب سے پہلے قیدی کا نام بشپ رینلف فلیمبرڈ تھا۔جب اس نے ٹاور کی سب سے اونچی منزل پر واقع ایک کال کوٹھڑی سے بھاگنے کی کوشش کی تو وہ مارا گیا۔

ٹیوڈر خاندان کے دور حکومت کے بعد ٹاور آف لندن ایک ایسی مستقل جگہ بن گئی جہاں شاہی خاندان کے دشمنوں اور باغیوں کو ایذائیں دی جاتیں اور پھانسی پر چڑھایا جاتا تھا۔فاتح نارمن سے لے کر 19ویں صدی کے ابتدائی دور تک یہاں شاہی ٹکسال قائم تھی۔13ویں صدی سے لے کر 1834ء تک اس ٹاور میں شاہی چڑیا گھر بھی تھا۔انگلینڈ کا سب سے قدیم شاہی اسلحہ کا عجائب گھر اب بھی یہاں موجود ہے۔اس کے علاوہ یہاں شاہی سازوسامان کا سب سے قیمتی ذخیرہ بھی موجود ہے۔

ٹاور کمپلیکس 18 ایکڑ پر واقع ہے۔اس ٹاور کا پل قدیم لندن شہر کی دیوار کے اوپر ایک محافظ کی طرح قائم ہے۔پورے کمپلیکس کے بالکل درمیان میں سفید ٹاور شاندار قلعہ ہے یہ اس کمپلیکس کا سب سے قدیم ڈھانچہ ہے۔فاتح ولیم نے 1708ء میں اس قلعہ کی تعمیر کا حکم دیا تھا۔یہ عمارت جس میں شاہی گارڈ کے رہنے کی جگہ اور شاہی عدالت قائم تھی اس کی چوڑائی 107 فٹ اور لمبائی 118 فٹ تھی۔اس کی دیواروں کو لاتعداد پشتوں نے سہارا دے رکھا تھا۔

اس ٹاور کو 13ویں صدی عیسوی میں سفید ٹاور کہا جانے لگا جب شاہ ہنری سوم نے اس پر سفیدی کرنے کا حکم دیا۔اس کے بعد 17ویں صدی تک سفید ٹاور کو شاہی اسلحے خانے کی حیثیت حاصل رہی۔یہاں بے شمار ہتھیار اور چھوٹی توپوں کا ذخیرہ موجود تھا۔ٹاور کے تین اطراف میں ایک گہری اور چوڑی خندق کی صورت میں حفاظتی لائنیں بنائی گئی تھیں۔1843ء تک ان خندقوں میں پانی بھرا رہتا تھا۔پھر ان سے پانی خارج کر کے انہیں بھروا دیا گیا۔

ٹاور آف لندن کا ایک حصہ ویک فیلڈ خونی ٹاور کے نام سے مشہور ہے۔کیونکہ یہاں کمسن شہزادوں کو قتل کیا گیا تھا۔اس خونی ٹاور کے قیدیوں میں آرچ بشپ کرینمر بھی شامل تھا جسے ملکہ میری کے حکم پر کھمبے سے باندھ کر جلا دیا گیا تھا۔اس میں شک نہیں کہ یہ ٹاور انگلستان کے دور شہنشاہیت کی تاریخ میں ظلم وتشدد کی ایک علامت کے طور پر قائم ہے۔ٹاور آف لندن کے بارے میں ایک روایت مشہور ہے کہ اگر اس ٹاور میں قید کیا جانے والا کوئی باغی زندہ بچ جاتا تو یہ ٹاور بھی گر کر تباہ ہو جاتا۔آج ٹاور آف لندن پھانسی دینے کی تو جگہ نہیں لیکن انگلینڈ میں آنے والے سیاحوں کے لئے سب سے زیادہ دلچسپی کا باعث ہے۔

خبریں

بیج بونے کی نئی مشین روس میں زرعی یونیورسٹی کے ایک طالب علم دمیتری یارکین نے کھیتوں میں بیج بونے کی ایک منفرد مشین ایجاد کی ہے جو پانی سے چلتی ہے۔روس کے جنوبی شہر کراسنودار کے رہائشی دمیتری نے بتایا کہ مشین کی ٹینکی میں 25 لٹر پانی آتا ہے اور اس کے ذریعے بیک وقت دو قطاروں میں بیج بوئے جا سکتے ہیں، جبکہ مشین میں ایسے بیج بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں جن میں سے چھوٹی سی جڑ نکل چکی ہو۔دمیتری نے مشین کی کارکردگی کا کامیاب تجربہ کر لیا ہے، مشین کی قیمت صرف 2 سو ڈالر ہے اور یہ کسانوں کیلئے کافی مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔دمیتری اپنی مشین کو جلد پیٹنٹ کرا کر مارکیٹ میں فروخت کے لئے پیش کرنا چاہتے ہیں۔

کپ چوری ہونے کی اطلاع دنیا بھر میں پھیلا دی آسٹریلیا کے ایک ملازم نے اپنا کافی پینے کا کپ چوری ہونے کی اطلاع دنیا بھر کو دے ڈالی۔ایڈمنڈ لیم نامی شخص آفس میں واش روم گیا تو اس کا کپ کسی نے چرا لیا، ایڈمنڈ نے اس واقعے کے متعلق اپنے تمام ساتھیوں کو ای میل کر دی۔ایڈمنڈ کے ساتھیوں نے اس ای میل کو انٹرنیٹ پر پھیلا دیا جس میں لکھا ہوا تھا کہ ایڈمنڈ کے لئے یہ کپ کافی قیمتی ہے اس لئے جس کے پاس یہ کپ ہو وہ اسے واپس لوٹا دے۔اس پیغام کو دنیا بھر میں ہزاروں لوگوں نے پڑھا، آخر کار ایڈمنڈ کے دوستوں کی کوششیں رنگ لائیں اور کسی نامعلوم شخص نے یہ کپ ایڈمنڈ کو پہنچا دیا۔

☆......☆......☆

ربوہ میں سحر وافطار 18 جولائی

انتہائے سحر	3:38
طلوع آفتاب	5:13
زوال آفتاب	12:14
وقت افطار	7:16

ضرورت کارکنان

(نصرت جہاں اکیڈمی بوائز ہائی سکول ربوہ)

مندرجہ ذیل آسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

اکاؤنٹنٹ: B.Com اور کمپیوٹر جانتا ہو۔

آفس کلرک: F.A/F.Sc اردو اور انگریزی کمپوزنگ میں مہارت رکھتا ہو۔

لیبارٹری اسسٹنٹ: F.Sc

چوکیدار: صحت اچھی ہو

لیب اٹنڈنٹ: Matric اور بجلی کا بنیادی کام جاننے والے کو ترجیح دی جائے گی۔

خواہشمند احباب اپنی درخواست بمع تعلیمی اسناد و شناختی کارڈ کی نقل اور امیر جماعت/صدر حلقہ کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 25 جولائی 2013ء تک دفتری اوقات میں خاکسار کو بھجوا دیں۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرم لئیق احمد صاحب کارکن نمائش کمیٹی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کا بیٹا عتیق احمد بعمر 8 سال ملیریا بخار کی وجہ سے علیل ہے۔فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیاں دور فرمائے۔آمین

الحمید ہومیو کلینک
پرانی اور نئی لیکن ضدی امراض
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
ڈی ایچ ایم ایس پنجاب آر ایم پی (پاکستان)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ
0344-7801578

BETA® PIPES
042-5880151-5757238

شاہین کولیکشن
جارجٹ، لیلن، کاٹن اور لان کے تھری پیس سوٹ کی اعلیٰ کوالٹی اور عید کی نئی ورائٹی دستیاب ہے۔
ہر قسم کے کپڑے پر سیل جاری ہے۔
10/5 دار الصدر غربی لطیف ربوہ
رابطہ نمبر: 0300-9274195

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد 047-6211524 0336-7060580
starjewellers@ymail.com

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

ایک کنال پلاٹ برائے فروخت
دارالبرکات ربوہ میں ایک کنال پلاٹ برلب سڑک بالمقابل جامعہ احمدیہ برائے فروخت
ڈیلر حضرات سے معذرت
رابطہ لندن: 0044-7445957691
0044-7960738630

FR-10